MCB
THE MUSLIM COUNCIL OF BRITAIN
A step towards greater consultation, cooperation and coordination on Muslim Affairs

11 ستمبر کے اندوھناک واقعہ اور اُس سے پیدا ہونے والے نتائج پر برطانوی علماء کا بیان

مسلم کونسل آف برٹین (ایم سی بی) کی دعوت پر برطانوی ائمہ مساجد اور علمائے اسلام کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا تا کہ 11 ستمبر کو امریکہ میں پیش آنے والی اندوہناک دہشت گردی کے واقعہ اور اُس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صورتِ حال پر غور کیا جا سکے۔ یہ اجلاس ہفتہ 29 ستمبر کو اسلامک کلچرل سنٹر، ریجنٹس پارک، لندن میں منعقد ہوا۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل امور پر اتفاق رائے ہوا:

'دھشت گردی' کی تعریف

'دہشت گردی' کی اصطلاح کے معنی اور اس کے استعمال کے سلسلے میں اجلاس نے یہ ضروری سمجھا کہ اسلامی اقدار اور تصوّرات کے حوالے سے اس کی صحیح طرح سے وضاحت کر دی جائے۔

دورِ حاضر میں جیسا کہ اس اصطلاح کو استعمال کیا جا رہا ہے اور جیسا کہ 'دہشت گردی کے خلاف جنگ' کے نعرے سے واضح ہے، 'دہشت گردی' کی اصطلاح کو خصوصی طور پر دہشت گردی کے ایسے واقعات سے منسلک کیا جا رہا ہے جس کے کچھ لوگ انفرادی کیفیت میں یا چھوٹی سی جماعت کی شکل میں مرتکب ہوتے ہیں اور اُن واقعات کو خارج از بحث رکھا جاتا ہے جن کا ارتکاب ریاستی ذرائع سے یا ریاستی گٹھ جوڑ کے طریقوں سے ہوتا ہے۔ لہذا اجلاس میں محسوس کیا گیا کہ اسلام کے نظریہ سے 'دہشت گردی' کی تعریف مروّجہ تعریف کے مقابلے زیادہ وسیع المطالب و جامع ہو سکتی ہے۔

بے دریغ قتل و غارت گری اور خوں ریزی، لوگوں کو اُن کے گھروں سے بے دخل اور ملک بدر کرنا، فصلوں کو تباہ اور مویشیوں کو ہلاک کرنا، روئے زمین پر فساد برپا کرنا (جس میں سیاسی، معاشی و اخلاقی بے راہ روی شامل ہے) - ایسے کردار و افعال کی مثالیں ہیں جن کو اسلام مجرمانہ قرار دیتا اور اُن کی مذمّت کرتا ہے۔

جہاں تک اصولوں کا تعلق ہے، قرآن حکیم کی کئی سورتوں کا حوالہ دیا گیا جن میں انصاف پر انتہائی سختی سے اصرار کیا گیا ہے:

> "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو۔ اگر چہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زَد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین یا رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریقِ معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ اُن کا خیر خواہ ہے، لہٰذا اپنی خواہشِ نفس کی پیروی میں عدل سے باز رہو۔ اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اُس کی خبر ہے۔"
> (سورۃ النساء، آیت 135)

> "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔ کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ۔ عدل کرو، خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے پوری طرح باخبر ہے۔"
> (سورۃ المائدہ، آیت 8)

> "اس وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا، اُس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کو زندگی بخشی اُس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔ مگر اُن کا حال یہ ہے کہ ہمارے رسول پے در پے اُن کے پاس کھلی ہدایت لے کر آئے پھر بھی اُن میں بکثرت لوگ زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں۔"
> (سورۃ المائدہ، آیت 32)

"اللہ تم کو اس بات سے نہیں روکتا کہ تم اُن لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنھوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ نہیں کی ہے اور تمھیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ہے۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

"وہ تمہیں جس بات سے روکتا ہے وہ تو یہ ہے کہ تم اُن لوگوں سے دوستی کرو جنھوں نے تم سے دین کے معاملے میں جنگ کی ہے اور تمھیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اور تمہارے اخراج میں ایک دوسرے کی مدد کی ہے، اُن سے جو لوگ دوستی کریں وہی ظالم ہیں۔"
(سورۃ الممتحنہ، 8-9)

"۔۔۔روئے زمیں میں فساد و گمراہی پھیلانا اور فصلوں اور مویشیوں کو تباہ و برباد کرنا۔ اللہ فساد اور گمراہی کو پسند نہیں کرتا۔"
(سورۃ البقرہ، آیت 25)

امریکہ میں 11 ستمبر کو ہونے والی دہشت گردی کی مذمّت

قانون کی شرائط پوری کئے بغیر کسی انسان کی جان لینا جرم ہے۔ معصوم لوگوں کا قتل خواہ اس کا ارتکاب کوئی فردِ واحد کرے یا کوئی ریاستی ادارہ ، اسلام اس کی مذمّت کرتا ہے۔

اس مرکزی فلسفۂ فکر کی بنیاد پر اجلاس نے 11 ستمبر کو امریکہ میں ہونے والی بربریت کے جو واقعات پیش آئے اور جس کے نتیجے میں قریب قریب 7,000 انسانی جانوں کا اتلاف ہوا، قطعی انداز میں کھل کر مذمّت کی۔

11 ستمبر کو ہونے والی دہشت گردی کے اثرات

مذکورہ بالا اُصول کی روشنی میں اجلاس نے متنبّہ کیا کہ اس بربریت کی ذمہ داری کے لئے کسی فرد یا جماعت کے خلاف ٹھوس شواہد پیش کئے بغیر نام نہاد "دہشت گردی کے خلاف جنگ" شروع کر دینا، جس کے نتیجے میں بے گناہ شہریوں کی جانیں تلف ہوں انسانیت کے خلاف ایک مجرمانہ کارروائی ہوگی چاہے ایسا کرنے میں ' کم سے کم انسانی جانوں کا نقصان' کی یقین دہانی یا 'ناگزیر بالواسطہ نقصان' کی دلیل ہی کیوں نہ موجود ہو۔

اجلاس نے دہشت گردی کی ذمہ داری کسی ایک مشتبہ فرد یا جماعت پر ڈال کر کسی پوری قوم کے خلاف جنگ کی دھمکیاں دینے یا اُسے ہراساں کرنے کی بھی مذمّت کی۔ اس بنیاد پر اجلاس نے مغربی و وسطی ایشائی علاقے میں وسیع پیمانے پر فضائی، زمینی اور سمندری فوجوں کا اجتماع، افغانستان کو ممکنہ بمباری کا ہدف بنانے اور 'اسپیشل فورسز' کے ذریعہ اندرونِ افغانستان زیرِ زمیں سرگرمیوں کی مذمّت کی۔ یہ سب کچھ اُس ملک کے خلاف کسی باقاعدہ اعلانِ جنگ کے کیا گیا ہے۔ اجلاس نے اعلان کیا کہ یہ تمام اقدامات انصاف کی کھلی خلاف ورزی ہیں۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ اور "دہشت گردی کے خلاف اتحاد" میں شریک تمام ممالک کی طرف سے کئے جانے والے ان اقدامات سے افغانستان میں بے پایاں خوف و ہراس کی فضا پیدا ہوگئی ہے جس کے نتیجے میں لاکھوں معصوم لوگ جانیں بچانے کے لئے اپنے گھروں کو چھوڑ کر پناہ کی تلاش میں بھاگنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ یہ ایک ایسے وقت میں وقوع پزیر ہو رہا ہے جب کہ افغانستان سالہا سال کی بیرونی لشکر کشی، خانہ جنگی جس کو بیرونی طاقتیں ہوا دے رہی ہیں، کئی سالوں سے مسلسل خشک سالی، قحط، بیماری وافلاس کا پہلے سے ہی شکار ہے۔ 'دہشت گردی کے خلاف اتحاد' کے ابتدائی اقدامات اس بات کا مظہر ہیں کہ اخلاقیات سے ماورا ہو کر طاقت کا بے دریغ استعمال کیا جا رہا ہے جس کا نتیجہ خوف و ہراس کی فضا ہے۔ اِن اقدامات کو کسی طرح سے بھی 'جمہوریت اور مہذب اقدار کا دفاع ' قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔

اجلاس نے افغانستان میں بیرونی ذرائع سے حکومت مسلّط کئے جانے کی اتفاق رائے سے مخالفت کی۔ اجلاس نے اعلان کیا کہ جمہوریت کے نام پر کارروائی کرنا اور پھر طاقت اور دھمکیوں کے زور پر کسی قوم پر ایک حکومت مسلّط کر دینا، ایک دوسرے کے تردیدی موقف ہیں۔

اجلاس نے ایسے متعدد اقدامات کو بھی "ریاستی دہشت گردی" قرار دیا اور اُن کی مذمّت کی جو اتحاد میں شامل ممالک کی طرف سے ایک دوسرے کو فوجی اور اقتصادی سہارا پیش کر کے کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں۔ اس ضمن میں اسرائیل کے مسلسل فوجی توسیعی اقدامات جس کے نتیجے میں فلسطینیوں کی خانماں بربادی اور 50 لاکھ سے زیادہ فلسطینیوں کو اُن کی گھروں سے بے دخل کر کے دوسرے ملکوں میں پناہ لینے پر مجبور کر دینا "ریاستی دہشت گردی" ہے اور ہر قسم کے انصاف کی خلاف ورزی ہے۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی کیفیت

اجلاس نے اس بات پر زور دیا کہ جہاں تک برطانیہ میں مسلمانوں کا تعلق ہے وہ کسی بھی واسطے سے ایک ملک میں رہنے والی 'اقلیت' کی حیثیت میں رہتے ہیں اور اُن کو وہی حقوق حاصل اور ویسی ہی ذمہ داریاں عائد ہیں جو دوسرے شہریوں کے لئے ہیں لہٰذا اُن پر لازم ہے کہ وہ اپنے اس 'معاہدۂ عمرانی' کی پابندی کریں۔

اُن کا فرض ہے کہ وہ امن، استحکام اور فلاحِ مشترک کے لئے کام کریں۔ ایسے لوگ بھی جو ویزا کی درخواست کرتے ہیں اور ویزا پر ملک میں داخل ہوتے ہیں، از روئے معاہدہ ملک کے اداروں اور قوانین کا احترام اور پابندی کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔

اس لحاظ سے لازم ہے کہ کوئی بھی فرد یا جماعت جو اُس ملک کی حکومت کے، جس ملک کے وہ شہری ہوں، غیر منصفانہ اقدامات سے ناخوش یا برانگیختہ ہو کر کسی مجرمانہ یا ملک دشمن سرگرمیوں میں شریک نہ ہوں خواہ ایسی سرگرمیاں عوام کے خلاف ہوں یا املاک کے خلاف۔

البتہ یہ اُن کا فرض ہے کہ وہ اپنی حکومت کے اندرون و بیرون ملک غیر اخلاقی اُصولوں اور نامنصفانہ پالیسیوں پر تبادلۂ خیالات کریں، بحث کریں، اُن کے خلاف آواز اُٹھائیں اور اُن کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کریں۔ ایسا کرنا ہر شہری کے اپنے ملک اور اُس کی حکومت کے ساتھ معاہدۂ عمرانی کا حصّہ ہے۔

اس لئے ایسے مسلمانوں کے بارے میں جو اقلیتی کیفیت میں رہتے ہوں وفاداری کا سوال اُٹھایا نہیں جا سکتا۔ اس ضمن میں اجلاس نے یاد دلایا کہ فی الوقت دنیا کے تمام مسلمانوں کی ایک تہائی آبادی اقلیتوں کی حیثیت میں زندگی گزار رہی ہے۔

مسلم کمیونٹی کی اندرونی کیفیت

اجلاس نے اس ضرورت پر زور دیا کہ برطانیہ کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اسلامی اقدار کی پابندی کریں اور اُن کا تحفظ کریں۔ اسلام کا راستہ متوازن اور درمیانی راستہ ہے جو دوسروں کے ساتھ برتاؤ میں جذبۂ اخلاق اور شعور کو ملحوظ رکھتے ہوئے اظہارِ مدعا کی تعلیم دیتا ہے:

"اے نبی، اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ۔ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقے پر جو بہترین ہو۔ تمہارا رَب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اُس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے، اور کون راہِ راست پر ہے۔"
(سورۃ النّحل، آیت 125)

"اور اسی طرح تو ہم نے تم مسلمانوں کو ایک 'اُمّتِ وسط' بنایا ہے تاکہ تم دُنیا کے لوگوں پر گواہ بنو اور رسول تم پر گواہ ہو۔"
(سورۃ البقرہ، آیت 143)

تاہم اجلاس نے اس حقیقت کے ادراک کا اشارہ دیا کہ خود مسلم کمیونٹی کے اندر بعض افراد اور جماعتوں کی طرف سے اسلامی اقدار کی غلط انداز میں نمائندگی کی جا رہی ہے یا اُنھیں توڑ مروڑ کر پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ ایسی جماعتیں ہیں جو ایسے انداز، طریقے اور حربے استعمال کرتی ہیں جو اوپر بیان کی گئی قرآنی تعلیمات کی روشنی میں جائز نہیں ہیں اور جن کے نتیجے میں وسیع تر معاشرے میں مسلمانوں اور اسلام کے خلاف نفرت اور دشمنی کے جذبات جنم لیتے ہیں۔

دریں حالات مسلم کمیونٹی کو خود اپنے اندر سے خطرات کا سامنا ہوتا ہے اور اس لئے اُس کا بنیادی فریضہ اپنے کو اور خصوصی طور پر اپنی نوجوان نسل کو ایسے گروہوں سے محفوظ رکھنا ہے۔

اجلاس نے ایسے گروہوں سے معاملہ کرتے وقت احتیاط سے کام لینے کا مشورہ دیا کیونکہ دلیل اور صاف گوئی کا کوئی دوسرا نعم البدل نہیں ہے۔ چنانچہ اکثر ایسے گروہ جو خطرناک وضع اختیار کرتے اور جس راستہ پر وہ چلتے ہیں اُن کو سرے سے ہی مسترد کر دینا مناسب ہے۔

اجلاس نے اس بات پر زور دیا کہ اس وقت انتہائی ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمانوں کے اتحاد کو تقویت دی جائے اور اسے کمزور کرنے کے راستوں کو مسدود کیا جائے۔ ایسی اصطلاحات جیسے 'اعتدال پسند' اور 'انتہا پسند' سے احتراز کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے کمیونٹی میں نفاق پیدا ہوتا اور فرقہ بندیاں جنم لیتی ہیں۔

مقامی طور پر اپنے اپنے علاقوں میں اور وسیع تر معاشرے میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں ایک مثبت تصویر پیش کرنے کے سلسلے میں مسجدیں بڑا اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ اجلاس نے اس حقیقت کو تسلیم کیا کہ ائمۂ مساجد اور مسجد کمیٹیوں کو مسلم کمیونٹی اور خصوصاً مسلم نوجوانوں کے بارے میں زیادہ مؤثر ہونے کی ضرورت ہے۔

مسلمانوں اور وسیع تر معاشرے کے بارے میں

تجویز کیا گیا کہ مسلم کمیونٹی کے تحفظ کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ اسلام اور قرآنی تعلیمات سے لوگوں کو روشناس کرایا جائے اور اُنھیں اس کی صحیح تعلیم دی جائے۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ مغربی ممالک کے نظریہ ساز رہنماؤں کے ساتھ مثبت معاشرتی ماحول پیدا کریں۔

مسجدوں کو ایک ایسا مرکز بننا چاہیئے جہاں مسلمانوں کو وسیع تر معاشرے کے ساتھ ہم کلامی اور تبادلۂ خیالات کا موقع مل سکے۔

اسکولوں کا دورہ کرنے اور وہاں جا کر اساتذہ اور شاگردوں سے ملاقات کرنے کے لئے زیادہ توجہ دینے کی اور اس مقصد کے لئے مزید وسائل فراہم کئے جانے کی ضرورت ہے۔

ضرورت ہے کہ نسل پرستی اور 'اسلاموفوبیا' (اسلام کا نام نہاد خوف) کا انفرادی سطح اور اداراتی دونوں سطحوں پر مقابلہ کیا جائے۔

11 ستمبر کو ہونے والی دہشت گردی کے واقعات کے نتیجے میں پیدا ہونے والے غم وغصّہ اور اُس کے لئے فوری بدلہ لینے کی کارروائی کے مطالبات کے درمیان اجلاس نے محسوس کیا کہ ایسے قلم کاروں اور رہنماؤں جیسے کلیئر شاارٹ، ٹونی بین اور رابرٹ فِسک کی جرأت ودانشمندی، معروضانہ تدبّر اور انسان دوستی کو سراہا جائے جس کا اُنھوں نے ایسے آڑے وقت میں مظاہرہ کیا ہے۔

جنگ روکی جائے

مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ دوسروں کے ساتھ شریک ہو کر اس جنگ جویانہ تحریک اور بڑے وسیع پیمانے پر جنگی تیاریوں کے خلاف آواز اُٹھائیں جو ٹھوس شواہد پیش کئے بغیر اور جرم ثابت کئے بغیر ایسے اہداف کے خلاف لڑنے کے لئے کی جارہی ہیں جن کی نہ تو صحیح نشاندہی کی جاسکی ہے اور نہ وہ واضح ہے۔ شواہد کو بین الاقوامی کمیونٹی کے علم میں لایا جائے اور ملزمان کے خلاف بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔

اجلاس نے مسلمانوں سے کہا ہے کہ وہ افغانستان کے بے چارے عوام کو ایک نئی جنگ اور جنگ کی دھمکیوں سے پیدا ہونے والی مزید تباہی سے بچانے کی تحریک میں شریک ہوں اور اسے سہارا دیں۔

اجماع، ‹علماء کا اتفاقِ رائے›

اجلاس نے اس بات پر اتفاق کیا کہ برطانوی مسلم کمیونٹی کی رہنمائی علمائے اسلام کے اجماع کے ذریعہ ہو اور یہ کہ ایم سی بی کو چاہیئے کہ وہ پوری کمیونٹی سے ہر مکاتبِ فکر کے علماء کو اکٹھا کرے۔ اِن علماء کا ایسی اصطلاحات جیسے 'دہشت گردی' اور 'انٹرنیشنل کمیونٹی' کا اسلامی نظریہ سے جائزہ لے کر اُن کی صحیح تعریف کرے اور مسلم کمیونٹی کو درپیش دیگر اُمور کے سلسلے میں عوام کی رہنمائی کرے۔